علامہ اقبال اور تصوف

ڈاکٹر امان اللہ بھٹی *

Allama Iqbal was great thinker & poet. His thought at his initial stage gained a lot of impact from mysticism. Due to his family background Iqbal's poetry reveals his inclination towards famous concept of "Wahdatul Wujood" in the beginning. But later, he gave up his initial thoughts and concentrated on Quran. His poetry of later stage proves his change of thoughts about taswwuf. We can claim that in his later poetry, he is the critic of mysticism.

اقبال معروف معنوں میں کوئی صوفی نہ تھے تاہم ان کے فکر و عمل پر تصوف کے گہرے اثرات تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اقبال ابتدائی ادوار کے تصوف (یعنی زاہدانہ روش) کو خالص اسلامی ماخذ قرآن، حدیث اور صحابہ کرام کی تعلیمات کے مطابق تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن جب یہی تصوف ایک نظام فلسفہ کی شکل اختیار کرنا شروع کر دیتا ہے تو ان کی روح بغاوت پر آمادہ معلوم ہوتی ہے۔ اس کی وجہ ہے کہ وہ خود فلسفی تھے اور اس بات سے اچھی طرح باخبر تھے کہ فلسفہ کا مسئلہ کیوں اور کس طرح پیدا ہوتا ہے اور یہ کہ چاہے وہ تصوف ہو یا کوئی اور مذہب اس کا ایک فلسفے کی شکل میں ظہور کیے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ انسانی فطرت میں کھوج کا جو مادہ موجود ہے وہ اس کو اعتقادات کے حلقے سے آگے بڑھا کر خود حقیقت کی جستجو پر برابر اکساتا رہتا ہے اور اسی سبب سے دنیا میں نت نئے فلسفے وجود میں آتے رہتے ہیں۔

یاد رہے کہ یونان میں ایک عرصہ تک وجود کائنات کے سلسلہ میں موشگافیاں جنم لیتی رہیں اور یونانی فلسفہ کی تصانیف نے عقیدہ وحدت الوجود کا جو نظریہ پیش کیا اس سے مسلمان حکماء و صوفیاء کے ذہن شدید متاثر ہوئے۔ ہمیں اقبال کے ابتدائی کلام (نظم و نظر) میں یہی عقیدہ واضح نظر آتا ہے۔ جس کی ایک بنیادی وجہ یہ ہے کہ اقبال کو فکر تصوفانہ ورثہ میں ملی تھی۔ یہ ورثہ وحدت الوجود کے عقیدے سے بہت متاثر تھا۔ اس لیے ابتداً اس امر کا احتمال لازمی تھا کہ اقبال اس تصور سے متاثر ہوتے۔

خواجہ حسن نظامیؒ کے نام ۳۰ دسمبر ۱۹۱۵ء کو ایک خط تحریر فرماتے ہیں "میری نسبت بھی آپ کو

* لیکچرر، شعبہ اسلامیات، گورنمنٹ کالج، شیخوپورہ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

معلوم ہے۔میرا فطری اور آبائی میلان تصوف کی طرف ہے اور یورپ کا فلسفہ پڑھنے سے یہ میلان اور بھی قوی ہو گیا تھا کیونکہ فلسفہ یورپ بحیثیت مجموعی وحدت الوجود کی طرف رخ کرتا ہے۔مگر قرآن پر تدبر کرنے اور تاریخ اسلام کا بغور مطالعہ کرنے کا نتیجہ یہ نکلا کہ مجھے اپنی غلطی معلوم ہوئی اور میں نے محض قرآن کی خاطر اپنے قدیم خیال کو ترک کر دیا اور اس مقصد کے لیے مجھے اپنے فطری اور آبائی رجحانات کے ساتھ ایک خوفناک دماغی اور قلبی جہاد کرنا پڑا۔'' [۱]

اقبالؒ کے مندرجہ ذیل اشعار اس ابتدائی فکری رجحان سے متاثر نظر آتے ہیں:

چمک تیری عیاں بجلی میں، آتش میں، شرارے میں
جھلک تیری ہویدا چاند میں، سورج میں، تارے میں
جو ہے بیدار انساں میں وہ گہری نیند سوتا ہے
شجر میں، پھول میں، حیواں میں، پتھر میں، ستارے میں [۲]

وحدۃ الوجود کے چونکہ کئی تصورات ہیں۔مثلاً یہ تصور کہ خارجی کائنات ہو یا خود انسان، اس کا اپنا کوئی وجود نہیں، یہ سب خدا ہیں۔روح خداوندی کا ایک جزو (انسانی روح کی شکل میں) مادہ کی دلدل میں پھنس کر مصروفِ آہ وفغاں ہے۔اس جزو کا اپنے کل سے مل جانا مقصود حیات ہے۔اس لیے عام طور پر موج اور دریا کی تشبیہ استعمال کی جاتی ہے۔رومی نے بینسری (نے) اور نیستان کی تشبیہ دی ہے۔

کثرت سے ہو گیا وحدت کا راز مخفی
جگنو میں جو چمک ہے وہ پھول میں مہک ہے
یہ اختلاف پھر کیوں ہنگاموں کا محل ہو؟
ہر شے میں جب کہ پنہاں خاموشی ازل ہو [۳]

سوامی رام تیرتھ وحدت الوجود کے شدت سے قائل تھے انہوں نے دریائے راوی میں ڈوب کر خودکشی کر لی۔تو علامہ اقبال نے سوامی رام تیرتھ کے عنوان سے ایک نظم لکھی:

ہم بغل دریا سے ہے اے قطرۂ بیتاب تو
پہلے گوہر تھا بنا اب گوہر نایاب تو [۴]

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

زبور عجم میں اپنے اسی عقیدہ کا اظہار اس طرح کرتے ہیں۔

تواں گفتن ہمہ نیرنگ ہوش است
فریب پردہ ہائے چشم و گوش است ۵

یہی وہ ابتدائی وقت تھا جب اقبالؒ صوفیوں کے تصور وحدت الوجود سے متاثر تھے اور انسانی روح کے فراق زدہ ہونے میں اعتقاد رکھتے تھے مگر بعد میں جب انہوں نے قرآن و حدیث کا یکسوئی سے مطالعہ کیا۔ سیرت طیبہ کا مطالعہ کیا اور اپنی فکر کو فلسفہ کی عمیق گہرائیوں میں اتارا تو ان پر منکشف ہوا کہ دبستان وحدت الوجود سے ان کا متاثر ہونا ایک غیر فطری فعل تھا۔ چنانچہ جب ان پر یہ کیفیت آشکار ہوئی تو وہ فوراً اس عقیدے سے تائب ہو گئے:

''مجھے اس امر کا اعتراف کرنے میں کوئی شرم نہیں کہ میں ایک عرصے تک ایسے عقائد و اعمال کا قائل رہا جو بعض صوفیاء کے ساتھ خاص ہیں اور جو بعد میں قرآن مجید پر تدبر کرنے سے قطعاً غیر اسلامی ثابت ہوئے ہیں۔ مثلاً شیخ محی الدین ابن عربی کا مسئلہ قدم ارواح کملاء، مسئلہ وحدت الوجود یا مسئلہ تنزلات ستہ یا دیگر مسائل جن میں بعض کا ذکر عبدالکریم الرجیلی نے انسان کامل میں کیا ہے۔ مذکورہ بالا تینوں مسائل میرے نزدیک اسلام سے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ مسئلہ قدم ارواح افلاطونی ہے، بوعلی سینا اور ابونصر فارابی دونوں اس کے قائل تھے۔ شیخ عربی اس مسئلہ میں اس قدر ترمیم کی ہے کہ وہ صلحاء و کملاء کے ارواح کے قدم کے قائل ہوئے، مگر اصول وہی ہے۔ مسلمانوں میں اس مسئلہ نے قبر پرستی کی بنیاد رکھی ہے۔ تزلات ستہ افلاطونیت جدیدہ کے بانی پلوٹانیس کا تجویز کردہ ہے۔ مسئلہ تنزلات ستہ یونانی فلسفہ سے منتقل ہو کر مسلمانوں میں مروج ہوا اور بعد میں اسلامی حکماء وصوفیاء نے اپنی اغراض کے مطابق اصطلاحات اسلامیہ میں بیان کیا۔ مسئلہ وحدت الوجود گویا مسئلہ تنزلات ستہ کی فلسفیانہ تکمیل ہے بلکہ یوں کہیے کہ عقل انسانی خود بخود تنزلات ستہ سے وحدت الوجود تک پہنچی ہے۔

اقبال نے ''اخبار وکیل'' میں خواجہ حسن نظامیؒ کے ایک مضمون کے جواب میں لکھا:

''میرا اصل مقصود یہی تھا کہ عوام الناس کو معلوم ہو جائے کہ وحدۃ الوجود کیا چیز ہے اور جن لوگوں کو صوفیاء کا امام سمجھا جاتا ہے انہوں نے اسلامی تاریخ اور تفسیر قرآن میں کس قدر بے پروائی سے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کام لیا ہے۔ میرا مذہب یہ ہے کہ اسلام نے دین و دنیا کے فرائض کو یکجا کر دیا ہے اور اس طرح بنی نوع انسان کے لیے ایک معتدل راہ قائم کی ہے۔ جہاں یہ سکھایا ہے کہ تمہارا مقصود اصلی اعلائے کلمۃ اللہ ہے۔ وہاں یہ بھی تعلیم دی ہے کہ:

''ولا تنس نصیبك من الدنیا''۶

دنیا میں اپنا حصہ فراموش نہ کر

''دنیا ہیچ است و کاروبار دنیا ہمہ ہیچ'' اسلام کی تعلیم نہیں...... نبی کریمؐ نے دین کی وساطت سے دنیا میں حصہ لینا سکھایا۔ پھر اس حصہ کو حاصل کرنے کا طریق بھی بتایا اور اس کا نام شریعت اسلامیہ کا وہ حصہ ہے جو معاملات سے تعلق رکھتا ہے۔۷

ان کی ابتدائی فکر پر عجمی نظریات کا اثر شعوری کوشش کا نتیجہ نہ تھا بلکہ یہ اسی تعلیم کا اثر تھا جو بچپن میں ان کو دی جا رہی تھی۔ علامہ کے والد بذات خود ایک بڑے صوفی تھے جن کے ہاتھ پر علامہ بیعت کر چکے تھے۔ ان حالات میں اگر بچپن کی تعلیمات تصوف ان کے کانوں میں گونجتی رہیں اور یہ ان سے متاثر رہے تو یہ ایک قطعی غیر شعوری فعل تھا جیسے ہی انہوں نے قرآن و حدیث کے مطالعہ کے ذریعے شعوری کوشش کی تو پھر غیر اسلامی نظریات کی تردید میں کوئی چیز مانع نہ ہوئی۔ فرماتے ہیں:

''اس وقت میرا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت شیخ ابن عربی کی تعلیمات قرآن کے مطابق نہیں ہیں اور نہ کسی تاویل تشریح سے اس کے مطابق ہو سکتی تھیں۔''۸

سید فصیح اللہ کاظمیؒ کے نام اپنے مکتوب میں لکھا:

''میرے نزدیک تصوف وجودی، مذہب اسلام کا جزو نہیں بلکہ مذہب اسلام کے خلاف ہے اور یہ تعلیم غیر مسلم اقوام سے مسلمانوں میں آئی ہے۔''۹

یہ کہنا کہ اقبال تصوف کا قائل نہیں بعید از قیاس ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر ایسا ہوتا تو اقبال صوفیاء کبار کی تحسین میں کسی صورت کچھ نہ کہتے۔ صوفیاء کبار نے تزکیہ نفس اور اپنی زندگی کے اسوہ سے لوگوں کو متاثر کیا۔ اقبال اس کے معترف ہیں وہ چاہتے ہیں کہ مشائخ صرف خلوت گزیں نہ ہو جائیں بلکہ خارجی اور باطنی فطرت کے رمز شناس اور فکر و نظر میں انقلاب پیدا کرنے والے بن جائیں۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اقبال اس تصوف کو بے اثر سمجھتے تھے جو حق بینی اور عشق آفرینی کے بعد انسانوں کی زندگی میں انقلاب پیدا نہ کر سکے۔ تصوف سے اگر اخلاص فی العمل مراد ہو تو کسی مسلمان کو اس پر اعتراض نہیں کر سکتا۔ تصوف جب فلسفہ بننے کی کوشش کرتا ہے اور عجمی اثرات کی وجہ سے نظام عالم کے حقائق اور باری تعالیٰ کی ذات کے متعلق موشگافیاں کر کے کشفی نظریہ پیش کرتا ہے تو اقبال کی روح اسے تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں وہ اسکے خلاف بغاوت کا اعلان کر دیتے ہیں۔

اقبال کے ہاں علم ظاہر اور علم معارف (علم باطن) کا امتیاز نتائج کے اعتبار سے نہایت خطرناک ہے اور جو اثر اس نے مسلمانوں کے علوم، ان کے ادبیات اور ان کے تمدن و معاشرت اور سب سے بڑھ کر ان کے شعار ملیہ پر کیا ہے وہ ایک سخت افسردہ کر دینے والی داستان ہے۔

علامہ اقبالؒ کے خیال میں کسی مذہب یا قوم کے دستور العمل و شعار میں باطنی معانی تلاش کرنا یا باطنی مفہوم پیدا کر لینا، اصل میں اس دستور العمل کو مسخ کر دینا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ وہ تصوف کے وجود کو سرزمین اسلام میں ایک اجنبی پودا قرار دیتے ہیں۔ جس نے عجمیوں کی دماغی آب و ہوا میں پرورش پائی ہے۔۱۰

اقبالؒ کے ہاں فقر ایک جامع اور کثیر الاستعمال اصطلاح ہے، جس میں استغناء کا پہلو غالب ہے۔

مردِ فقیر آتش است، میری و قیصری خست است
فال و فرملوک را حرف برہنہ بس است ۱۱

اقبالؒ کے نزدیک وہ فقر جس کا سرچشمہ قرآن ہے اسے رقص و سرود اور رباب و مستی سے کوئی سروکار نہیں بلکہ اس کا کام اپنے ماضی و حال کا احتساب کرتے رہنا ہے۔ فقر مومن کا مقصود تسخیر کائنات ہے اس لیے وہ محکوم و مجبور نہیں رہ سکتا بلکہ دنیا پر حکومت کرتا ہے۔ کافر رہبانیت و دشت و در میں خلوت گزینی کو فقر تصور کرتا ہے جب کہ ایک مومن کے فقر سے دشت و در اور بحر و بر لرزنے لگتے ہیں۔

فقر قرآں احتساب ہست و بود
نے رباب و مستی و رقص و سرود ۱۲

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اقبالؒ درحقیقت فقر اسداللّٰہی کو پسند کرتا ہے:

دارا و سکندر سے وہ مرد فقیر اولی
ہو جس کی فقیری میں بوئے اسد اللّٰہی ۱۳؎

اقبالؒ ایسے فقر کے خواہاں ہیں جس سے اسرار جہانگیری کھلتے ہیں۔

اقبالؒ تصوف کو دو شاخوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ایک تصوف جو سر بزیری، ناامیدی، عجز و ناتوانی کی تعلیم دیتا ہے وہ اس کو عجمی کہہ کر اس کی مخالفت کرتے ہیں۔

حذر اس فقر و درویشی سے جس نے
مسلماں کو سکھا دی سر بزیری ۱۴؎

دوسرا تصوف وہ جو جوش و ولولہ اور حرکت و حرارت کی تلقین کرتا ہے۔جس کے سامنے شہنشاہیت لرزہ براندام ہوتی ہے جس کا کرشمہ نان جویں کھانا اور خیبر فتح کرنا ہے۔

اقبالؒ اول الذکر تصوف کو مسلک گوسفندی قرار دیتے ہیں۔ ۱۵؎ جس کی تعلیم چشم بند و گوش بند ولب بند ہے:

چشم و گوش و لب کشا اے ہوش مند!
گر نہ بینی راہ حق برمن بخند ۱۶؎

دوسری جگہ اس کی مزید وضاحت فرماتے ہیں:

می شود ہر مود رازے خرقہ پوش
آہ! زیں سوداگرانِ دیں فروش
واعظاں ہم صوفیاں منصب پرست
اعتبار ملت بیضا شکست ۱۷؎

اقبالؒ کے نزدیک اصل حیات ''قوت'' ہے۔اس لیے وہ قوت کو جہاں اور جس رنگ میں بھی دیکھتے ہیں پسند کرتے ہیں۔ جرمن میں نطشے (فلاسفر) قوت کا پیامبر تھا۔اسی لیے اقبال اسے پسند کرتے تھے:

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

مرا سبوچہ غنیمت ہے اس زمانے میں
کہ خانقاہ میں خالی ہیں صوفیوں کے کدو ۱۸

دوسری جگہ فرماتے ہیں:

اب حجرہ صوفی میں وہ فقر نہیں باقی
خون دل شیراں ہو جس فقر کی دستاویز
اے حلقۂ درویشاں وہ مرد خدا کیسا
ہو جس کے گریباں میں ہنگامہ رستا خیز ۱۹

اقبالؒ کے نزدیک موجودہ عجمی خانقاہیت عقائد واعمال میں خرابی کے سوا اور کچھ نہیں:

سکھا دیے ہیں اسے شیوہ ہائے خانقہی
فقیہ شہر کو صوفی نے کر دیا ہے خراب ۲۰
رہا نہ حلقہ صوفی میں سوز مشتاقی
فسانہ ہائے کرامات رہ گئے باقی!
خراب کو شک سلطان و خانقاہ فقر
فغاں کہ تخت و مصلے کمال رزاقی ۲۱
نہ مومن ہے، نہ مومن کی امیری
رہا صوفی گئی روشن ضمیری ۲۲

موجودہ دور کی خانقاہوں کے حالات کا افسوس اور دکھ کے ساتھ اقبال اس طرح تذکرہ کرتے ہیں:

قم باذن اللہ کہہ سکتے تھے جو رخصت ہوئے
خانقاہوں میں مجاور رہ گئے یا گورکن ۲۳

اقبالؒ دوسری جگہ ان کے حالات پر یوں نوحہ کناں ہیں:

نذرانہ نہیں سود ہے پیرانِ حرم کا
ہر خرقۂ سالوس کے اندر ہے مہاجن

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

میراث میں آئی ہے انہیں مسند ارشاد
زاغوں کے تصرف میں، عقابوں کے نشیمن ۲۴

اقبالؒ ایسے اذکار اور مراقبوں کو بے فائدہ تصور کرتے ہیں جو مسلمانوں کے درد کا درمان نہ ہوں:

یہ ذکر نیم شبی، یہ مراقبے، یہ سرود
تری خودی کے نگہباں نہیں تو کچھ بھی نہیں ۲۵

ہندی اسلام کے عنوان کے تحت علامہ نے موجودہ طریق خانقاہی کو ناپسند کیا ہے:

اے مردِ خدا تجھ کو وہ قوت نہیں حاصل   جا بیٹھ کسی غار میں اللہ کو یاد کر
مسکینی و محکومی و نومیدیٔ جاوید   جس کا یہ تصوف ہو وہ اسلام کر ایجاد ۲۶
مجاہدانہ حرارت رہی نہ صوفی میں   بہانہ بے عملی کا بنی شراب الست
گریز کشمکش زندگی سے مردوں کی   اگر شکست نہیں ہے تو اور کیا ہے شکست ۲۷
صوفی کی طریقت میں فقط مستی احوال   ملا کی شریعت میں فقط مستی گفتار
شاعر کی نوا مردہ و افسردہ و بے ذوق   افکار میں سرمست! نہ خوابیدہ نہ بیدار
وہ مرد مجاہد نظر آتا نہیں مجھ کو   ہو جس کے رگ و پے میں فقط مستی کردار ۲۸

علامہ اقبال کی نظر میں موجودہ تصوف نہ تو قرآنی ہے اور نہ ہی اسے کسی طور اسلامی کہا جا سکتا ہے۔ وہ اس لیے بھی کہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ ہر کتاب اور تمام شریعتیں ایک ہی مقصد کے تحت نازل کی گئیں۔ انسانی زندگی کا نصب العین اور اس کے منصب نیابت کا تعین تخلیق آدم کے وقت ہی کر دیا گیا تھا۔ انسان کے مقاصد تخلیق جو قرآن مجید میں بیان کیے گئے ہیں وہ روز اول سے بیان کیے جا رہے ہیں اور آخری پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے منصب انسانی سے متعلق ارشاد فرمایا وہی حضرت آدم تا حضرت عیسیٰ تک بتلایا گیا ہے۔ کسی بھی شریعت، اس کی بنیادی تعلیمات اور رسالت میں کوئی اختلاف نہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب قرآن یا کسی الہامی کتاب نے رہبانی طرز تصوف کی تعلیم نہیں دی بلکہ قرآن نے تو خود اس کی تردید کی ہے۔ ورهبانية ن ابتدعوا ما كتبنا. ۲۹

علامہ اقبال نے اس آیت مبارکہ کی حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے اہل تصوف کی قبا کو خود

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

چاک کیا ہے۔ اوران کے غیر اسلامی طرزِ عمل کی وضاحت کی ہے۔ عجمی تصوف جزو اسلام نہیں بلکہ یہ ایک قسم کی رہبانیت ہے جس سے اسلام کو قطعاً تعلق نہیں اور جس کے اثر سے اسلامی اقوام میں قوت عمل مفقود ہو گئی ہے۔ رہبانیت دنیا کی ہر مستعد قوم میں اس کے عملی زوال کے وقت پیدا ہوتی ہے۔ اس کا مٹانا ناممکن ہے کہ بعض رہبانیت پسند طبائع ہمیشہ موجود رہتی ہیں، جو کچھ ہم کر سکتے ہیں وہ صرف اس قدر ہے کہ اپنے دین کی حفاظت کریں اور اس کو رہبانیت کے زہریلے اثرات سے محفوظ رکھنے کی کوشش کریں۔ ہم وحدت الوجودیوں کہ مسلمان بنانا نہیں چاہتے بلکہ مسلمانوں کو ان کے تخیلات کے دام سے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ ابن تیمیہؒ، ابن الجوزیؒ، زمخشری اور ہندوستان میں حضرت مجدد الف ثانیؒ، حضرت عالمگیر غازیؒ، شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور شاہ اسماعیل دہلویؒ نے یہی کام کیا۔ ۳۰

''فقر و راہبی'' کے عنوان سے لکھی نظم میں سستی اور بے عملی والی رہبانیت کی پرزور مذمت کرتے ہوئے فقر مسلمانی کی صفات کا خلاصہ ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

کچھ اور چیز ہے شاید تری مسلمانی　　تری نگاہ میں ہے ایک فقر و رہبانی!
سکوں پرستی راہب سے فقر ہے بیزار　　فقیر کا ہے سفینہ ہمیشہ طوفانی ۳۱
یہ فقر مردِ مسلماں نے کھو دیا جب سے　　رہی نہ دولت سلمانی و سلیمانی
خوار جہاں میں کبھی ہو نہیں سکتی وہ قوم　　عشق ہو جس کا جسور فقر ہو جس کا غیور ۳۲

شاعرِ مشرق نے ایک اور نظم ''اے پیر حرم' کے نام سے لکھی جس میں اپنی نوائے سحری کا پیغام یوں دیا:

اے پیر حرم رسم و رہ خانقہی چھوڑ　　مقصود سمجھ میری نوائے سحری کا
اللہ رکھے تیرے جوانوں کو سلامت　　دے ان کو سبق خود شکنی خودنگری کا ۳۳

قبیلہ کے پاکباز نوجوان کو تلقین کرتے ہوئے کہ انہیں کسی اور راستے کو اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہیں کیونکہ ان کے خیال میں خانقاہوں میں خودی کی تخلیق ناممکن ہے:

ممکن نہیں تخلیق خودی خانقہوں سے　　اس شعلۂ نم خوردہ سے ٹوٹے گا شرر کیا ۳۴
جو فقر ہو تلخی دوراں کا گلہ مند　　اس فقر میں باقی ہے ابھی بوئے گدائی ۳۵

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

مذکورہ بالا فقرے سے اگر آج کا فقر اور فقیر مراد لے لیا جائے تو اقبال کی شاعری بے مقصد ہو کر رہ جاتی ہے کیونکہ اقبال کی شاعری کا مرکزی نقطہ قوت و حرارت ہے۔ جاوید کو مخاطب کر کے کہتے ہیں:

ہمت ہو اگر تو ڈھونڈ وہ فقر جس فقر کی اصل ہے حجازی
اس فقر سے آدمی میں پیدا اللہ کی شانِ بے نیازی ۳۶

ارمغانِ حجاز میں ''ابلیس کی مجلس شوریٰ'' ایک ایسی نظم ہے جس میں اقبال کے تنقیدی نشتروں کا اصل ہدف یہی نام نہاد ملائیت اور صوفی ازم ہے۔ ابلیس کا پہلا مشیر اس سے کہتا ہے کہ:

یہ ہماری سعی پیہم کی کرامت ہے کہ آج صوفی و ملا، ملوکیت کے بندے ہیں تمام ۳۷

اس معاملے میں ابلیس اپنا تجربہ و تشخیص بیان کرتے ہوئے کہتا ہے:

ہے وہی شعر و تصوف اس کے حق میں خوب تر
جو چھپا دے اس کی آنکھوں سے تماشائے حیات

بعد میں تاکید مزید کے طور پر وہ اس کے لیے پروگرام یہ تجویز کرتا ہے کہ:

مست رکھو ذکر و فکر صبحگاہی میں اسے پختہ تر کر دو مزاج خانقاہی میں اسے ۳۸

حکیم الامت نے ''آواز غیب'' کے عنوان سے ایک نظم لکھی جس میں آج کے مسلمان کو غیر فعال زندگی گزارنے پر انہوں نے اس انداز سے جھنجھوڑا:

آتی ہے دم صبح صدا عرش بریں سے کھویا گیا کس طرح ترا جوہر ادراک؟
کس طرح کند ہوا ترا نشتر تحقیق؟ ہوتے نہیں تم کیوں تجھ سے ستاروں کے جگر چاک ۳۹

مختصر یہ کہ اقبالؒ مسلمانوں کو پھر سے رسم شبیری ادا کرنے کی تلقین کرتا ہے کیونکہ اسی کے ادا کرنے سے مسلمان نہ صرف مایوسی و نا امیدی کی دلدل سے نکل سکتے ہیں بلکہ اپنا کھویا ہوا انفرادی و اجتماعی مقام بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسم شبیری کہ فقر خانقاہی ہے فقط اندوہ و دلگیری ۴۰

ایک اور مقام پر بھی اقبال فقر شبیری و فقر اسد اللٰہی کی دعوت و ترغیب دیتا ہوا نظر آتا ہے کیونکہ اس کے خیال میں اسی کے تتبع اور تقلید سے مسلمان ترقی کر سکتا ہے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ضمیر مغرب ہے تاجرانہ، ضمیر مشرق ہے راہبانہ
وہاں دگرگوں ہے لحظہ لحظہ، یہاں بدلتا نہیں زمانہ ۴۱

یاد رہے کہ ارمغان حجاز علامہ اقبالؒ کی آخری تصنیف ہے جو آپ کی وفات کے بعد شائع ہوئی۔ اس میں ایک اور مقام پر اپنے نقطہ نظر کی وضاحت یوں کرتے ہیں:

ٹھہر سکا نہ کسی خانقاہ میں اقبالؒ کہ ہے ظریف وخوش اندیشہ وشگفتہ دماغ ۴۲
یہ معاملے ہیں نازک جو تیری رضا ہو تو کر کہ مجھے تو خوش نہ آیا، یہ طریق خانقاہی ۴۳

مختصراً یہ کہ علامہ اقبالؒ ان معنوں میں صوفی نہ تھے جو بیسویں صدی میں صوفی کا عرف عام تھا۔ یہ بات ہر شک وشبے سے بالاتر ہے کہ اقبال قرآنی فکر کے داعی ہیں جو انسان کو عمل اور جدوجہد کی دعوت دیتی ہے اور زندگی کو ایک حرکی نظریہ بخشتی ہے۔

اقبال نے تصوف کی حمایت میں جو کچھ کہا اور لکھا ہے اس کا تعلق ان کی ابتدائی زندگی سے زیادہ ہے۔ دوسرے اقبال پر موروثی طور پر تصوف کا اثر تھا جیسا کہ اہل علم جانتے ہیں کہ بچپن کے خیالات ونظریات میں مکمل تبدیلی لانا تقریباً ناممکن ہوتا ہے۔ یہی کچھ اقبال کے ساتھ ہوا کہ جب اس نے اپنے گھر میں آنکھ کھولی تو فتوحاتِ مکیہ اور فصوص الحکم کے باقاعدگی کے ساتھ مطالعہ کی آوازیں اس کے کانوں میں گونجتی رہیں جس کا اقبال نے متعدد مواقع پر خود اظہار کیا ہے۔

نثر میں اقبال نے جو کچھ لکھا اس میں تصوف کی زیادہ تر تردید ہے تاہم نظم میں بعض مواقع پر تضادات ملتے ہیں وہ اس لیے بھی کہ شاعری میں تضادات کو مذموم نہیں سمجھا جاتا۔

اقبال ہی نہیں تقریباً ہر شاعر کا یہ مسئلہ ہے کہ وہ جس چیز کو بھی دیکھتا ہے اس سے مرعوب ہونا اس کا فطری عمل ہے۔ بعض اوقات جذبات میں آکر اپنی خاص فکر سے ہٹ کر بھی لکھا گیا ہے۔ مثلاً عالم بالا کی سیر میں پیر رومی کو اپنا مرشد اور رہنما قرار دیتے ہیں۔ میرے خیال میں عقیدت مندی کی نگاہ بندی ہی تو ہے جس سے ہم بڑے بڑے دانشوروں کی چرسیوں، بھنگیوں، یہاں تک کہ مجذوبوں کے آستانوں پر سجدہ کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔

خواجہ حافظ شیرازیؒ سے متعلق فرماتے ہیں ''میرا عقیدہ یہ ہے کہ ان کی شاعری نے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

مسلمانوں کے انحطاط میں بطورِ ایک عنصر کے کام کیا ہے۔ اسی مضمون میں آگے چل کر لکھتے ہیں کہ رھبانیت دنیا کی ہر مستعد قوم میں اس کے عملی زوال کے وقت پیدا ہوئی ہے۔''۴۴

تصوف اپنی اصل کے اعتبار سے قرآن کے خلاف ہے۔ اس لیے تصوف کی اخلاقی تعلیم حرکت وحرارت کی مؤید ہو یا افسردگی کی مبلغ، اس سے نفس تصوف پر کچھ اثر نہیں پڑتا اور نہ ہی اسے اسلامی اور غیر اسلامی میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ تصوف بہر حال غیر قرآنی نظریہ ومسلک ہے اور اسلام کی سرزمین میں اجنبی پودا، دین اسلام میں ''اسلامی تصوف'' کا کوئی وجود نہیں۔ اللہ کے ہاں تو پسندیدہ دین صرف اسلام ہی ہے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حوالہ جات

۱۔ خطوط اقبال (مرتبہ رفیع الدین ہاشمی) مکتبہ خیابان ادب، لاہور، س۔ن ص ۱۲۷
۲۔ اقبال، محمد، بانگ درا، مکتبہ اردو ادب، لاہور، س۔ن، ص ۴۷
۳۔ بانگ درا، ص ۸۴
۴۔ ایضاً ص ۱۱۸
۵۔ اقبال، محمد، زبور عجم، شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، ۲۰۰۰ء، ص ۲۳۶
۶۔ القرآن، ۷۷/۲۸
۷۔ اخبار وکیل، امرتسر، ۹ فروری، ۱۹۱۶ء
۸۔ اخبار وکیل، امرتسری، ۱۵ فروری ۱۹۱۶ء
۹۔ خطوط اقبال، ص ۱۲۷
۱۰۔ اقبال نامہ (مجموعہ مکاتیب اقبال۔ مرتبہ عطاء اللہ شیخ) لاہور، ۱۹۵۱ء ۷۸/۷
۱۱۔ اقبال، محمد، جاوید نامہ، اقبال اکادمی، لاہور، ۱۹۷۶ء، ص ۲۵
۱۲۔ اقبال، پس چہ باید کرد و مسافر، اقبال اکیڈمی، لاہور ۱۹۷۷ء، ص ۲۶
۱۳۔ محمد اقبال، علامہ، بال جبریل، اقبال اکادمی، لاہور، ۲۰۰۰ء، ص ۶۲
۱۴۔ محمد اقبال، علامہ، ارمغان حجاز، اقبال اکادمی، لاہور، ۲۰۰۰ء، ص ۳۵
۱۵۔ محمد اقبال، علامہ، اسرار خودی، اقبال اکیڈمی، لاہور، ۱۹۸۳ء، ص ۳۲
۱۶۔ ایضاً ص ۵۷
۱۷۔ ایضاً، ص ۷۹
۱۸۔ بال جبریل، ص ۲۸
۱۹۔ ایضاً، ص ۳۹
۲۰۔ ایضاً، ص ۴۷
۲۱۔ ایضاً، ص ۶۹
۲۲۔ ایضاً، ص ۸۴
۲۳۔ ایضاً، ص ۱۶۷
۲۴۔ ایضاً، ص ۱۷۲
۲۵۔ محمد اقبال، علامہ، ضرب کلیم، اقبال اکادمی، لاہور، ۲۰۰۰ء، ص ۴۷
۲۶۔ ایضاً، ص ۴۸

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۲۷۔ ایضاً،ص۵۱
۲۸۔ ایضاً،ص۵۳
۲۹۔ الحدید:۲۷
۳۰۔ اخبار وکیل،امرتسر،۹فروری۱۹۶ء
۳۱۔ ایضاً،ص۶۳
۳۲۔ ایضاً،ص۶۵
۳۳۔ ایضاً،ص۷۱
۳۴۔ ایضاً،ص۱۸۶
۳۵۔ ایضاً،ص۱۸۸
۳۶۔ ایضاً،ص۱۰۲
۳۷۔ محمد اقبال،علامہ،ارمغان حجاز،اقبال اکادمی،لاہور۲۰۰۰ء،ص۱۰
۳۸۔ ایضاً،ص۲۰
۳۹۔ ایضاً،ص۳۴
۴۰۔ ایضاً،ص۴۹
۴۱۔ ایضاً،ص۵۷
۴۲۔ بال جبریل،ص۱۱۹
۴۳۔ کلیات اقبال،ص۵۳
۴۴۔ اخبار وکیل،امرتسر،۹فروری۱۹۱۶ء

****

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.